سوال

(18) نفاس اوراس کے احکام

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نفاس اوراس کے احکام

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نفاس اور حیض کے احکام حلت وحرمت میں یکساں ہیں، مثلاً: حیض ونفاس میں فرج میں جماع کے علاوہ بیوی سے تمتع جائز ہے اور دونوں میں جماع حرام ہے۔ نماز روزہ منع ہے، طلاق، طواف کعبہ، تلاوت قرآن اور مسجد میں ٹھہرنا ممنوع ہے۔ دونوں کے انقطاع پر غسل فرض ہے۔ نفاس ہو یا حیض دونوں حالتوں میں نماز کی قضا نہیں، البتہ روزے کی قضا ہے۔

(2)۔ نفاس ایک ایسا خون ہے جو ولادت کے بعد رحم سے آتا ہے۔ یہ مدت حمل کا رکا ہوا بقیہ خون ہوتا ہے۔

نفاس کے خون کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام ترمذی رحمة اللہ علیہ نے فرمایا: "صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین اوران کے بعد کے اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ نفاس والی عورت چالیس روز تک نماز ادا نہ کرے۔ ہاں اگر اس مدت سے پہلے اس کا خون نفاس بند ہوجائے اور اپنی طہارت کا اسے یقین ہوجائے تو غسل کرکے نماز ادا کرے۔"[1]

اب وہ تمام کام کرسکتی ہے جو نفاس کی وجہ سے ممنوع تھے۔

(3)۔ جب حاملہ عورت ایسا ناقص بچہ جنے جس کی شکل وصورت بن چکی ہو اور اس کے فوراً بعد اسے خون آئے تو وہ نفاس کا خون شمار ہوگا۔ واضح رہے کہ عام طور پر تین ماہ کی مدت حمل میں انسان کی تخلیق نمایاں ہوجاتی ہے، جب کہ کم از کم اکیاسی (81) دن ہوتے ہیں۔

(4)۔ اگر عورت کا رحم (بچے کی بجائے) خون کا لوتھڑا باہر ڈال دے، جس میں بچے کی تخلیق اور اس کی شکل وصورت نمایاں نہ ہو تو اس کے بعد رحم سے خارج ہونے والا "نفاس" نہ ہوگا، لہذا وہ نماز، روزہ نہ چھوڑے۔ اسی طرح اس عورت پر نفاس کے دیگر جملہ احکام جاری نہ ہوں گے۔

اہم تنبیہ:۔

یہاں ایک اہم مسئلہ پر تنبیہ کرنا نہایت ضروری ہے اور وہ یہ کہ بعض عورتیں رمضان المبارک کے روزوں کی تعداد مکمل کرنے کی خاطر یا مناسک حج کی تکمیل کے لیے مانع حیض گولیوں کا استعمال کرتی ہیں۔ اگر ان گولیوں کا استعمال محض اس لیے ہے کہ چند دنوں کے لیے روک لیا جائے اور ایک مقصد پورا ہو جائے، تب تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر ان کا استعمال خون حیض کو ہمیشہ کے لیے بند کرنا ہے تو یہ کام خاوند کی اجازت کے بغیر درست نہیں کیونکہ یہ نسل کو ختم کرنے والا عمل ہے۔ [2]

یہ حیض سے متعلق چند احکام تھے جو ہم نے سرسری طور پر بیان کیے ہیں مزید تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں، البتہ اس موضوع پر اگر کسی مسئلہ میں اشکال ہو یا تفصیل درکار ہو تو علماء سے پوچھ لیا جائے، ان کے ہاں اللہ کی توفیق سے مسائل کا حل مل جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

---

[1]۔ جامع الترمذی الطھارۃ باب ماجاء فی کم تمکث النفساء تحت الحدیث 139۔

[2] ۔ ایسا کرنا شرعاً ناجائز ہے الا یہ کہ کوئی اضطراری صورت پیدا ہو جائے۔ (صارم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی احکام و مسائل

جلد 01: صفحہ 74